بسم اللہ الرحمن الرحیم

قعدہ اولیٰ میں بھولے سے درود پاک پڑھنے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی اگر وتر کے قعدہ اولی میں بھولے سے التحیات کے بعد مکمل درود پاک پڑھ لے، تو کیا اس صورت میں اُسے وہ نماز لوٹانا ہوگی؟

جواب

فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پاک نہ پڑھنا واجب ہے کہ اس صورت میں تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر پائی جاتی ہے۔ مفتی بہ قول کے مطابق "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھنے پر یہ ترکِ واجب ثابت ہوجاتا ہے، اور نماز کے کسی بھی واجب کو بھولے سے ترک کرنے پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں اُس نمازی پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ البتہ اگر وہ نمازی واجب ہونے کے باوجود سجدہ سہو نہیں کرتا، تو اُس کی نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پاک نہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

”(ولا یزید) في الفرض (علی التشھد في القعدة الأولی) إجماعاً (فإن زاد عامداً کرہ) فتجب الإعادة (أو ساھیاً وجب علیه سجود السھو إذا قال: اللھم صل علی محمد) فقط (علی المذھب) المفتی به لا لخصوص الصلاة بل لتأخیر القیام۔“

یعنی بالاتفاق یہ مسئلہ ہے کہ نمازی فرض نماز کے قعدہ اولی میں تشہد پر زیادتی نہ کرے لہذا اگر نمازی نے جان بوجھ کر فرض نماز کے قعدہ اولی میں تشہد سے زائد پڑھا تو مکروہ ہے اور نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔ ہاں! اگر بھولے سے پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہوگا، اور مفتی بہ قول کے مطابق ترکِ واجب کی مقدار "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھنا ہے۔ اور یہ واجب کا ترک ہونا درود پاک پڑھنے کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ قیام میں تاخیر کی وجہ سے ہے۔

(ولا یزید في الفرض) کے تحت فتاوی شامی میں ہے:

”أي وما ألحق به کالوتر والسنن الرواتب“

یعنی اسی حکم میں وتر اور سنت مؤکدہ بھی لاحق ہیں۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 269-270، مطبوعہ کوئٹہ)

قعدہ اولی میں درود پڑھنے کے حوالے سے بہارِ شریعت میں مذکور ہے: ”فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 03، ص 520، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود سجدہ نہ کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔“ (بہار شریعت، ج 01، حصہ 04، ص 708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی امجدیہ میں ہے: ”واجباتِ نماز سے ہر واجب کے ترک کا یہی حکم ہے کہ اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب، اور اگر سجدہ سہو نہ کیا، یا قصداً واجب کو ترک کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔“ (فتاوی امجدیہ، ج01، ص276، مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13802

تاریخ اجراء: 29شوال المکرم1446ھ/28اپریل2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net